بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حدیث عنوان بصری

عنوان بصری ایک چورانوے سالہ بزرگ تھے جن کی درخواست پر تہذیبِ نفس اور مکارم اخلاق کی تکمیل کی خاطر امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ رہنمائی ارشاد فرمائی۔ آیت اللہ سید علی قاضی رضوان اللہ علیہ اپنے زیرِ تربیت افراد کو پہلا درس ہی یہ دیتے تھے کہ حدیث عنوان بصری کو لکھ کر اپنے پاس رکھیں اور اسے ہفتے میں ایک یا دو بار ضرور پڑھا کریں۔

علامہ مجلسی کہتے ہیں کہ میں نے شیخ بہائی قدّس اللہ روحہ کے ہاتھ کی تحریر دیکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: شیخ شمس الدین محمد بن مکی (شہید اوّل) کہتے ہیں کہ میں نے شیخ احمد فراہانی رحمہ اللہ کی تحریر سے نقل کیا ہے جو انہوں نے عنوان بصری سے روایت کی ہے۔

عنوان بصری جنہوں نے چورانوے برس کی عمر پائی کہتے ہیں کہ میں کئی سال تک مالک بن انس کے ہاں آتا جاتا تھا۔ پھر جب امام جعفر صادق علیہ السلام مدینہ تشریف لائے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں چاہتا تھا کہ جس طرح مالک بن انس سے علم حاصل کرتا ہوں اسی طرح ان سے علم حاصل کروں۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا: میں (حکومت کو) مطلوب رہتا ہوں، اس کے علاوہ دن اور رات کے اوقات میں میرے بہت سے اوراد ہوتے ہیں لہٰذا تم میرے اوراد میں خلل نہ ڈالا کرو اور جیسے مالک بن انس سے علم حاصل کر رہے تھے انہیں سے علم حاصل کرتے رہو {شاید یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اہلبیت علیہم السلام کی موجودگی میں اِدھر اُدھر بھٹکنا بے ادبی ہے}۔ میں اس بات سے غمگین ہوا اور ان کے گھر سے باہر چلا گیا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اگر انہیں مجھ میں کوئی خیر اور بھلائی نظر آئی ہوتی تو اس طرح مجھے اپنے پاس آنے اور علم حاصل کرنے سے نہ روکتے۔ پھر میں مسجد نبوی میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا۔ اگلے دن پھر میں آنحضرت کے روضہ مبارک پر حاضر ہوا اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے دل کو میری طرف پھیر دے اور مجھے ان سے وہ علم عطا فرما جس سے میں تیری صراط مستقیم کی طرف ہدایت پا سکوں۔ پھر میں غمگین حالت میں اپنے گھر واپس چلا گیا اور چونکہ میرے دل میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی محبت گھر کر چکی تھی، میں مالک بن انس کی طرف نہیں گیا۔ پھر میں اپنے گھر میں بند ہو کر رہ گیا اور صرف فرض نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے نکلتا تھا۔ یہاں تک کہ میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ ایک دن جب میرا دل بہت مضطرب ہوا تو میں نے جوتے پہنے اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر کی طرف چل پڑا۔ میں اس وقت عصر کی نماز سے فارغ ہو چکا تھا۔ جب میں ان کے گھر کے دروازے کے سامنے آیا اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو ان کا ایک خادم باہر نکلا اور مجھ سے کہا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے کہا: شریف (یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام) پر سلام ہو۔ خادم نے کہا وہ اپنے مصلا پر

کھڑے نماز ادا کر رہے ہیں۔ پس میں ان کے دروازے کے سامنے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر گزری کہ خادم باہر نکلا اور بولا: اللہ کی برکت کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ پس میں داخل ہوا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: بیٹھ جاؤ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ پس میں بیٹھ گیا۔ آپ نے تھوڑی دیر کے لیئے اپنا سر جھکایا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور مجھ سے پوچھا: تمہاری کنیت کیا ہے؟ میں نے کہا: ابو عبد اللہ۔ آپ نے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! اللہ تمہاری کنیت کو قائم رکھے اور تمہیں توفیق عطا فرمائے۔ اس پر میں نے دل میں کہا کہ اگر ان کی زیارت اور ان کو سلام کرنے کے نتیجے میں اس دعا کے سوا مجھے کچھ اور نہ بھی ملے تو یہی بہت زیادہ ہے۔ پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا: تمہارا مسئلہ کیا ہے؟ میں نے سر اٹھایا اور کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ آپ کے دل کو میری طرف پھیر دے اور آپ کے علم سے مجھے عطا فرمائے اور مجھے امید ہے کہ شریف کے بارے میں (یعنی آپ کے بارے میں) اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے۔ پس آپ نے فرمایا:

اے ابو عبد اللہ! علم سیکھنے سکھانے سے نہیں آتا، وہ تو ایک نور ہے جو اس شخص کے دل میں آتا ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ ہدایت دینا چاہے۔

پس اگر تم علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے دل میں حقیقتِ بندگی کی طلب پیدا کرو، علم پر عمل کرنے کے ذریعے علم کے طالب بنو۔ اللہ سے پوچھو اور دریافت کرو تا کہ وہ تمہیں جواب دے اور سمجھائے۔ میں نے کہا: اے شریف! تو آپ نے فرمایا: کہو اے ابو عبد اللہ۔ میں نے کہا:

یا ابا عبد اللہ! عبودیت کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، تین چیزیں:

(1) ایک یہ کہ اللہ نے جو کچھ بندے کو دیا ہے بندہ اپنے آپ کو اس کا مالک نہ سمجھے۔ اس لئے کہ عبد کسی چیز کے مالک نہیں ہوتے ہیں۔ وہ ہر مال کو اللہ کی ملکیت سمجھتے ہیں اور اسے اسی مقام پر رکھتے ہیں جس کا اللہ نے حکم دیا ہے؛

(2) دوسری بات یہ کہ بندہ اپنے معاملات کی خود سے مصلحت اندیشی اور تدبیر نہ کرے اور

(3) اس کی ساری توجہ ان چیزوں پر ہو جن کے کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے یا جنہیں انجام دینے سے روکا ہے۔

لہٰذا جب بندہ اپنے آپ کو ان چیزوں کا مالک نہیں سمجھتا جو اللہ نے اس کے سپرد کر رکھی ہیں تو پھر اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اس کے لیئے آسان ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ بندہ اپنے معاملات کی تدبیر اللہ پر چھوڑ دیتا ہے تو دنیا کی مصیبتیں اور مشکلات اس پر آسان ہو جاتی ہیں۔ اور جب بندہ اپنی توجہ ان چیزوں پر مرکوز رکھتا ہے جن کے کرنے کا اللہ نے حکم دیا اور جن سے اللہ نے منع کیا ہے تو ان سے اسے فرصت ہی نہیں ملتی کہ وہ لوگوں کے سامنے خود نمائی کرے یا ان پر اپنی برتری جمائے۔ پس

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ان تین باتوں سے نواز دے تو دنیا، ابلیس اور لوگ اس کے لیئے آسان ہو جاتے ہیں۔ وہ دنیا کے پیچھے اس نیّت سے نہیں جاتا کہ مال و منال جمع کرے اور ان پر فخر و مباہات کرے۔ وہ لوگوں کے پاس جاہ و جلال اور منصب و دولت کے حوالے سے جو کچھ دیکھتا ہے وہ سب اپنی عزّت و درجات بڑھانے کی خاطر طلب نہیں کرتا ہے۔ نیز اپنے دن بیہودگی اور باطل امور میں برباد نہیں کرتا ہے۔ اور یہ تقویٰ کا پہلا زینہ ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

﴿القصص: 83﴾

آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیئے بنائیں گے جو اس دنیا میں برتری اور فساد کے طالب نہیں ہوتے اور عاقبت متقّین کے لئے ہے

میں نے کہا یا ابا عبد اللہ! مجھے نصیحت فرمایئے۔

آپ نے فرمایا: میں تمہیں نو باتوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ یہ میری نصیحت ان سب لوگوں کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنے کا عزم و ارادہ رکھتے ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ تمہیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان میں سے تین کا تعلق نفس کو باادب بنانے اور اس کی تربیت کرنے سے ہے، تین کا تعلق حِلم و بُردباری سے ہے اور تین کا تعلق علم و دانش سے ہے۔

وہ تین چیزیں جن کا تعلق نفس کو مودب بنانے سے ہے، یہ ہیں:

(1) کوئی ایسی چیز نہیں کھاؤ جس کی تم میں اشتہاء نہ ہو؛ کیونکہ ایسا کرنے سے حماقت اور کند ذہنی پیدا ہوتی ہے۔

(2) جب تک بھوک نہ لگے کچھ نہ کھاؤ۔ جب بھی کھاؤ تو حلال کھاؤ اور اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کو یاد رکھو کہ سب سے بُرا برتن جسے کوئی آدمی بھرتا ہے وہ اس کا پیٹ ہے۔ جب کچھ بھوک محسوس ہو تبھی کچھ کھانا چاہیئے۔

(3) پس لازم ہے کہ تمہارے پیٹ کا ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک تہائی پینے کے لیئے اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے ہو۔

وہ تین چیزیں جن کا تعلق حلم و بُردباری سے ہے یہ ہیں:

(1) اگر کوئی تم سے یہ کہے کہ اگر تم نے ایک بات کہی تو جواب میں دس سنوگے، تو تم اس کے جواب میں کہو کہ اگر تم دس کہوگے تو ایک بھی نہیں سنوگے۔

(2) اگر کوئی تمہیں برا بھلا کہے اور تم سے گالم گلوچ کرے تو اسے کہو کہ اگر تم سچ کہہ رہے ہو تو اللہ مجھے معاف کرے اور اگر تم جھوٹ کہہ رہے ہو تو اللہ تمہیں معاف کرے۔

(3) اگر کوئی تمہیں دھمکی دے کہ میں تمہیں برا بھلا کہوں گا تو تم اسے کہو کہ میں تمہارا خیر خواہ رہوں گا اور تمہارا لحاظ کرونگا۔

وہ تین چیزیں جن کا تعلق علم سے ہے، یہ ہیں:

(1) جس چیز کا علم نہیں رکھتے، وہ علماء سے پوچھو۔

(2) اور خبر دار اس لیئے کہ وہ لڑکھڑا جائیں یا ان کو آزمانے کے لیئے سوال نہ کرنا۔

(3) ایسا نہ ہو کہ تم کوئی بھی کام اپنی رائے کی بنیاد پر انجام دو۔ جن امور سے احتیاط کرنے اور ان سے بچنے کا راستہ موجود ہو ان میں احتیاط اختیار کرو اور فتویٰ دینے سے ایسے بچو جیسے پھاڑ کھانے والے شیر سے فرار کرتے ہو۔ اور اپنی گردن کو لوگوں کے لیئے پل اور گزرگاہ نہ بناؤ۔

اے اباعبد اللہ اب اٹھو اور جاؤ، یقیناً میں نے تمہیں نصیحت کر دی ہے۔ میرے ورد میں خلل نہ ڈالو، کیونکہ میں اپنی زندگی کی گزرتی ہوئی ساعتوں کا حساب و کتاب رکھتا ہوں اور اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ ضائع نہ ہو جائیں۔ اور سلام و سلامتی کے تمام مراتب اس کے لئے ہیں جو ہدایت کی پیروی کرے اور سیدھے راستے پر چلنے والا ہو۔ {بحار الانوار ج 1، ص 224}

* * * * *

فارسی متن:

https://hawzah.net/fa/Magazine/View/3872/8031/105553/%D8%AD%D8%AF%DB%8C%D8%AB-%D8%B9%D9%86%D9%88%D8%A7%D9%86-%D8%A8%D8%B5%D8%B1%DB%8C